حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
Urdu Research Journal of PAKISTAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

کلام اکبرؔ الٰہ آبادی میں صنائع وبدائع کا تجزیاتی مطالعہ

Analytical Study of Rhetorical Skills in Akbar Allahabadi's Poetry

عبدالامین، پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ لسانیات وادبیات (اردو)، قرطبہ یونی ورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، پشاور، پاکستان

ڈاکٹر تحسین بی بی، ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ لسانیات وادبیات (اردو)، قرطبہ یونی ورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، پشاور، پاکستان

Abdul Amin, PhD Scholar, Department of Urdu, Qurtuba University of Science & Technology, Peshawar

Dr. Tahseen Bibi, Associate Professor, Department of Urdu, Qurtuba University of science & Technology,n Peshawar

ABSTRACT

There is a high combination of innovations in the speech of Akbar Allahabadi and this artistic quality is the life of his speech. The speech of Akbar Allahabadi is full of both intellectual and technical references. The style is sometimes smooth and sometimes extremely difficult. The influence of Persian, Arabic, Hindi and especially English language and style has created a creative splendor. Akbar's speech is rich in innovations. Overall, Akbar has a beautiful blend of artistry in both stylistic and technical terms. He has shown artistic skill in the use of bahr, rhyme, radif, simile, metaphor, majaz e mursal, kinaya etc.

Key words: Akbar Allahabadi , poet , sarcasm , humor , Sanaye badaye , rhyme, simile, metaphor, radif, individual status, art and thought, poems.

اکبرؔ الٰہ آبادی اردو شاعری میں طنز ومزاح کے میدان کا ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے. جس معاشرے میں وہ زندگی گزار رہے تھے وہاں فرنگی سامراج کی حکومت تھی۔ ہندوستانی قوم انگریزوں کی اندھی تقلید کر رہی تھی اور اکبرؔ اس چیز کو ناپسند کرتے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ اہل ہند میں یہ بیداری پیدا ہو جائے کہ انگریز اس ملک کی خیر خواہ نہیں بلکہ ان کا مشن ہندوستانی قوم کو غلام بنانا ہے۔ اس مشن سے اہل ہند کو آگاہ کرنے اور معاشرتی اصلاح کے لیے اکبرؔ نے اپنی شاعری سے بھرپور کام لیا۔ طنز ومزاح کو بطور حربہ استعمال کرتے ہوئے انہوں نے انگریزوں کی کورانہ تقلید کو طنز کا نشانہ بنایا۔ اکبرؔ کی شاعری بے شمار موضوعات سے مزین ہے لیکن اس آرٹیکل میں صرف ان کی شاعری میں صنائع وبدائع کے حوالے سے بحث کی گئی ہے۔

اردو شاعری ہئیت اور موضوع کے لحاظ سے مختلف اصناف میں تقسیم ہے۔ ابتدا سے لے کر عصر حاضر تک مختلف شعرا نے اپنی فطری خواہش اور رجحان کے مطابق کسی مخصوص یا متفرق اصناف سخن میں طبع آزمائی کرتی ہوئے تا بہ مقدور سرزمین سخن کو گل زار بنانے کی کوشش کی ہے۔ کسی نے ایک صنف سخن میں نام پیدا کیا تو کسی نے مختلف شعری اصناف میں اپنے فن کا لوہا منوایا۔ غزل کے ذکر کے ساتھ ولیؔ دکنی، میر تقی میرؔ، مرزا غالبؔ، مومن خان مومنؔ، حیدر علی آتشؔ اور علامہ محمد اقبالؔ کا نام لیا جاتا ہے ۔ مثنوی میر حسنؔ اور دیا شنکر نسیمؔ کی صنف سخن رہی۔ مرثیہ انیسؔ و دبیرؔ سے منسوب ہوا۔ اسی طرح شاعری میں طنز ومزاح کا ذکر آنے سے اکبرؔ الٰہ آبادی کا نام ذہنوں میں گونجنے لگتا ہے کیونکہ انہوں نے اردو طنز ومزاح کو بام عروج تک پہنچایا۔

اکبرؔ الٰہ آبادی کو اردو شاعری میں ایک بلند مقام حاصل ہے۔ ان کا فن نہ صرف شاعری بلکہ نثر میں بھی بے مثل ہے۔ ان کے کلام میں غزلیں، نظمیں، رباعیات، قطعات اور متفرق اصناف سخن شامل ہیں۔ بہر حال طنز ومزاح ان کی شاعری کی منفرد پہچان بن گئی ہے۔ انہوں نے ہندوستانی قوم کی ذہنی غلامی کا مطالعہ کر کے اپنے کلام میں اس کا حل سمو دیا ہے۔

اس حوالے سے افصح ظفر لکھتے ہیں:

"عام طور پر اکبرؔ ہیئت کے تجربے میں روایتی ہیں، پچھتر سال کی طویل عمر میں انہوں نے تقریباً اپنی آدھی زندگی کا پہلا حصہ صرف اور صرف غزل سرائی میں صرف کیا۔ مگر ان کے کلیات کا گہرا مطالعہ کرنے سے پتا چلتا ہے کہ انہوں نے

سینکڑوں نظمیں کہی ہیں۔۔۔۔۔ان نظموں میں مختصر اور طویل نظموں کے علاوہ قطعات بھی شامل ہیں جو قطعہ کے نام سے موسوم کئے گئے ہیں۔رباعیات اس کے علاوہ ہیں۔"1

اکبر الہ آبادی کا فن معیاری ہونے کے ساتھ ساتھ ہر دور کے لیے قابل تقلید رہا ہے۔ان کی تخلیقات میں لفظ، تخئیل اور معنی کا بہترین امتزاج پایا جاتا ہے۔اسی طرح ان کا اسلوب بھی منفرد ہے۔بیسیوں اشعار میں سے اکبر کا شعر بہ آسانی شعر جانچا سکتا ہے۔

اکبر الہ آبادی نے جس دور میں انگریزی تہذیب کو طنز کا نشانہ بنایا،اس دور میں ہندوستان میں انگریزی سلطنت کا ستارہ چمک رہا تھا۔

ہندوستانی فضا فرنگیوں کے رعب و دبدبے کی لپیٹ میں تھی۔اکبر چونکہ نڈر شاعر تھے،انگریزی ملازمت کے ہوتے ہوئے بھی انہوں نے طنز و مزاح کے پردے میں حق اور صداقت کا بے باکانہ اظہار کیا۔ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار اپنی کتاب نقد اکبر میں لکھتے ہیں:

"اکبر نے فرنگی استعمار کے خلاف اس وقت بھی آواز بلند کی جب اس کا عروج تھا اور وہ تنہا تھے اور اب تو سارا ملک سامراج کے خلاف سرگرم عمل تھا۔"۲

تحقیقی میدان میں فکری سطح پر اکبر الہ آبادی پر زیادہ کام ہو چکا ہے لیکن فنی لحاظ سے ان کے کلام کا جائزہ کم لیا گیا ہے۔اکبر نے اپنی شاعری میں طنزیہ و مزاحیہ انداز سے حقیقت کا رنگ بھرا ہے۔ان کی شاعری مختلف زبانوں کے ذخیرہ الفاظ اور کرداروں کا خزینہ ہے۔ان کے کلام کی خوب صورتی کا اندازہ ان کی کردار نگاری اور مزاح نگاری سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔انہوں نے اپنی شاعری میں صنائع و بدائع کا بہترین استعمال کیا ہے۔ڈاکٹر فصیح ظفران کے فکر و فن کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"اکبر کا فکر و فن ہمیں جتاتا ہے کہ اکبر نے بھی شعوری اور غیر شعوری طور پر اپنی تخلیقات میں حسن معنی صورت کا حسین امتزاج قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔اور حسن صدا پر مر مٹنے کی آرزو کا بھی اظہار کیا ہے۔ان کے اسلوب کی انفرادیت آخر کار ان کے یہاں طنز و مزاح کی شکل میں ظاہر ہوئی۔انہوں نے مواد اور ہیئت میں بھی مناسب رشتہ قائم رکھتے ہوئے اپنے اسلوب کو چمکایا اور اپنے فکر کو جلا بخشی۔"3

اکبر کے کلام میں صنائع لفظی و معنوی کا بہترین امتزاج موجود ہے،زیر نظر مضمون میں اکبر کی شاعری کی اسی جہت کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اکبر الہ آبادی کی شاعری میں صنائع لفظی:

تنسیق الصفات:

تنسیق کے لفظی معنی ترتیب دینا کے ہیں۔علم بدیع کی اصطلاح میں کلام میں کسی شخص یا چیز کی صفات بیان کرنا،خواہ یہ صفات اچھی ہوں یا بُری لیکن استعمال متواتر اور مسلسل کیا گیا ہو تنسیق الصفات کہلاتا ہے۔ڈاکٹر مزمل حسین تنسیق الصفات کے بارے میں فرماتے ہیں:

"تنسیق الصفات" حسن النسق سے ہے۔علم بدیع کے اصطلاح میں،کلام میں کسی شخص یا چیز کی کئی صفات بیان کرنا،یہ صفات منفی بھی ہوسکتی ہیں اور مثبت بھی،یعنی یہ صفات مدح کی ہوں یا ذم کی،تنسیق الصفات کے ذیل میں آئیں گی۔شرط یہ ہے کہ یہ صفات مسلسل بیان کی گئی ہوں۔"4

اکبر کی شاعری سے تنسیق الصفات کی مثالیں:

ے پرواز میں ہیں تیتریاں شاد و چست و مست
زیب بدن کیے ہوئے خلعت بہار کا5

ے مکر و فریب و ظلم یہ سب اس میں ہے مگر
شیطان میں دلیری و مردانگی نہیں ۶

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

پہلے شعر میں بہار کا لباس پہنے ہوئے تیتروں کے پرواز کی خوشی کی صفت کو کس خوبی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ دوسرے شعر میں شیطان کے مکر وفریب کا تذکرہ اور اس میں دلیری اور مردانگی کی نفی کا انداز بھی زبردست ہے۔

سیاقۃ الاعداد:

کلام میں اعداد کا ذکر کرنا خواہ ترتیب کے ساتھ ہو، یا بلا ترتیب، سیاقۃ الاعداد کہلاتا ہے۔ کلام اکبرؔ سے مثالیں ملاحظہ ہوں:

ے دیکھ لو حال مرا آہ کی حاجت کیا ہے
دو اور اک تین پہ واللہ کی حاجت کیا ہے ۷

ے عہدے جو سو پچاس کو اچھے ملے تو کیا
قائم نہ ہو گی قوم کبھی سو پچاس میں ۸

اکبرؔ جس طرح اپنے کلام میں دو تین، پانچ سات، نو دس، سو پچاس اور تین چار اعداد لاتے ہیں اور خوب صورت ترتیب سے ان اعداد کا ذکر کرتے ہیں، یہی ان کا کمال ہے۔ ہر شاعر اپنی شاعری میں نکھار لانے کے لیے مختلف حربے بروئے کار لاتے ہیں۔ اکبرؔ نے اپنی شاعری کو خوب صورت لفظیات کے ساتھ ساتھ طنز و مزاح اور صنائع و بدائع کے خوب صورت استعمال سے قابلِ رشک بنایا ہے۔

تکرارِ لفظی:

تکرار عربی لفظ ہے۔ جس کے لغوی معنی بار بار دُہرانے کے ہیں۔ علم بدیع کی اصطلاح میں تکرار اس صنعت کا نام ہے جس کے تحت شعر یا مصرع میں کسی لفظ کو تاکید یا زور دینے کے انداز میں مکرّر لایا جائے۔ اکبرؔ کے کلام سے مثالیں:

ے کالج میں دھوم مچ رہی ہے پاس پاس کی
عہدوں سے آ رہی ہے صدا دور دور کی ۹

ے مس سے بیگم نے کہا کل تو کہاں اور ہم کہاں
بوٹ کی چرچر میں کیا رکھا ہے یہ چم چم کہاں ۱۰

تکرار لفظی کا استعمال اکبرؔ کے ہاں زیادہ ہے۔ اس کے کلام میں رہ رہ، پاس پاس، واہ واہ، چرچر اور چم چم سے ایک ترنم پیدا ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے قاری و سامع ایک روانی محسوس کرتے ہیں۔ اکبرؔ تکرار لفظی کے لیے بہترین الفاظ کا چناؤ کرتے ہیں جو ان کا ایک الگ اور انوکھا طریقہ ہے۔ اگرچہ دوسرے شعرا کے ہاں بھی اس صنعت کا استعمال موجود ہے تاہم ان کے ہاں اکبرؔ کی طرح روانی، ترنم اور موسیقیت نظر نہیں آتی۔

صنعت ترافق:

"ترافق" کے لغوی معنی ہیں ایک دوسرے کا ساتھ ہونا۔ علم بدیع کی اصطلاح میں کلام کے مصرعے جب اس طرح ہوں کہ پہلے مصرعے کو دوسرے نمبر پر پڑھا جائے اور معنی، سلاست یا روانی میں کوئی فرق محسوس نہ ہو۔ صنعت ترافق کہلاتا ہے۔ یہ عمل قطعہ، رباعی اور مسدس کے مصرعوں کے ساتھ بھی کیا جاتا ہے۔ اکبرؔ کی شاعری سے مثالیں:

ے ہجر میں خونِ جگر آخر کو پینا ہی پڑا
موت بھی آئی نہیں مجبور جینا ہی پڑا ۱۱

ے ملتا نہیں گھی تو خشک روٹی ہی سہی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

نعمت جو بڑی نہیں تو چھوٹی ہی سہی ۱۲؎

ان اشعار میں دوسرا مصرع اول پڑھنے سے بھی مطلب اور روانی برقرار رہتی ہے۔

صنعت تضمین:

تضمین عربی لفظ ہے جس کے لغوی معنی ملانا، شامل کرنا کے ہیں۔ علم بدیع کی اصطلاح میں کسی دوسرے شاعر کے ایک مصرعے یا پورے شعر کو اپنے کلام میں اس طرح استعمال کرنا کہ سرقہ کا اہتمام بھی نہ ہو اور اس کو واوین سے بھی واضح کیا جائے، تضمین کہلاتا ہے۔

کلام اکبرؔ سے مثال:

کرم حق پہ رکھ نظر اپنی

جو عقیدہ ترا نہ ہو ڈھیلا

آسرا سب کا چھوڑ دے اکبرؔ

"وتبتل الیہ تبتیلا" ۱۳؎

چوتھا مصرع تضمین ہے جو قرآن کریم کی ایک آیت ہے۔ اکبرؔ نے اس آیت کو نظم کر کے اپنی جستجو فکر کی رسائی اور ذہانت کا ثبوت دیا ہے۔

تجنیس تام:

کلام میں دو ایسے الفاظ لانا جو حروف، تلفظ، املا، اعراب، ترتیب اور حرکات و سکنات سے برابر ہوں مگر معنی کے لحاظ سے مختلف ہو یعنی معنی کے علاوہ مکمل یکساں ہوں تجنیس تام کہلاتا ہے۔

ے لندن میں بگڑ جاؤ گے وسواس یہی ہے

تم پاس رہو میرے بڑا پاس یہی ہے ۱۴؎

دوسرے مصرعے میں پہلا پاس قریب جبکہ دوسرا پاس سے کامیابی مراد ہے۔

اکبرؔ کی شاعری میں صنائع معنوی:

مراعاۃ النظیر:

"مراعاۃ" عربی لفظ ہے جس کے معنی ہیں ملحوظ رکھنا۔ جبکہ نظیر بھی عربی لفظ ہے جس کے معنی مثال کے ہیں۔ علم بدیع کی اصطلاح میں ایک چیز کی مناسبت سے کلام میں چند ایسی چیزوں کا ذکر کرنا، جن میں تضاد کے سوا کسی قسم کی مناسبت ہو۔ یعنی آپس میں مناسبت رکھنے والے الفاظ کا استعمال ہو۔ مثلاً اگر باغ کا ذکر کیا جائے تو باغ کی مناسبت سے پھول، بلبل، درخت، سبزہ، گلاب، نرگس، سنبل وریحان، باغبان، قمری، طوطی وغیرہ کا ذکر کیا جائے تو یہ مراعاۃ النظیر کہلائے گا۔

کلام اکبرؔ سے بطور نمونہ یہ اشعار ملاحظہ ہوں:

ے گل تصویر کس خوبی سے گلشن میں لگایا ہے

مرے صیاد نے بلبل کو بھی الّو بنایا ہے ۱۵؎

ے انجم و شمس و قمر لیکن ہیں میرے ہم طریق

وضع پر قائم ہیں، ان میں ہے پرانی روشنی ۱۶؎

پہلے شعر میں گل، بلبل، صیاد اور الو جبکہ دوسرے شعر میں انجم، شمس، قمر اور روشنی کے ذکر سے صنعت مراعاۃ النظیر کے بہترین نمونے فراہم کیے گئے ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

لف ونشر:

لف ونشر دو عربی الفاظ ہیں۔ "لف" کے لغوی معنی "لپیٹنا" جب کہ "نشر" کے لغوی معنی "پھیلانا" کے ہیں۔ علم بدیع کی اصطلاح میں شعر کے ایک مصرعے میں چند چیزوں کا ذکر کر کے دوسرے مصرع میں ان سے مناسبت رکھنے والی چیزوں کا ذکر کرنا لف ونشر کہلاتا ہے۔ اگر نشر کی ترتیب بھی لف کی ترتیب کی طرح ہو تو اسے لف ونشر مرتب کہتے ہیں۔

اکبر کے کلام سے لف ونشر مرتب کی مثال:

بی اے بھی پاس ہوں ملے بی بی بھی دل پسند
محنت کی ہے وہ بات یہ قسمت کی بات ہے[17]

بی اے کی مناسبت سے محنت اور بی بی کی مناسبت سے مذکورہ شعر میں قسمت آیا ہے۔

صنعتِ تلمیح:

تلمیح عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے لغوی معنی، اشارہ کرنا کے ہیں۔ اصطلاح میں شاعر کا اپنا کلام میں کسی قرانی آیت، حدیث نبویؐ، مشہور واقعے یا مسئلے، قصے، روایت، جگہ، چیز، شخص یا کسی فنی اصطلاح کی طرف اشارہ کرنا" تلمیح" کہلاتا ہے۔ تلمیح کے ذریعے شاعر اپنے کلام میں مختصر ترین الفاظ میں کوئی روایت، بات قصہ وغیرہ اس طرح بیان کرتا ہے کہ اس کے پڑھنے یا سننے سے ساری تفصیل ذہن میں آجاتی ہے۔

قصہ منصور سن کر بول اٹھی وہ شوخ مِس
کیسا احمق لوگ تھا پاگل کو پھانسی کیوں دیا [18]

پہلے مصرعے میں منصور حلاج کی تلمیح آئی ہے جس نے "اناالحق" کا نعرہ لگایا تھا جس پر اس کی پھانسی ہوئی۔

صنعت ایہام:

ایہام عربی لفظ ہے جس کے لغوی معنی "شک یا وہم میں ڈالنا" کے ہیں۔ علم بدیع کی اصطلاح میں شاعر جب ایسا لفظ استعمال میں لائے جس کے دو معنی ہوں ایک قریب کے اور دوسرے بعید کے۔ کلام کو سنتے ہی یہ وہم ہو کہ معنی قریب مراد ہے لیکن ذرا غور کے بعد معلوم ہو کہ بعید مراد ہے۔ صنعت ایہام کہلاتا ہے۔

ہمارے باغ میں پیڑ اب کہاں مالی لگاتے ہیں
انہوں نے بھی تو دیکھا یہ فقط ڈالی لگاتے ہیں [19]

ڈالی لگانا اس کے دو معنی ہیں۔ پہلے معنی شاخ لگانا جبکہ دوسرے معنی انگریز حکومت کی خدمت میں تحائف پیش کرنا جسے عُرف عام میں ڈالی کہتے ہیں۔

صنعت تضاد:

تضاد عربی لفظ ہے جس کے لغوی معنی ضد، مخالفت کے ہیں۔ اسے صنعت طباق بھی کہتے ہیں۔ اصطلاح میں کلام میں دو ایسے الفاظ کا استعمال کرنا جن کے معنی ایک دوسرے کے برعکس ہوں مثلاً عام وخاص، صبح وشام، دن رات وغیرہ۔ تضاد یا طباق کی بھی دو اقسام ہیں ایک ایجابی اور دوسرا سلبی۔ ایجابی کے ساتھ حرف نفی نہیں ہوتا جبکہ سلبی کے ساتھ حرف نفی ہوتا ہے۔

طباق ایجابی:

شعر میں دو ایسے الفاظ کو لانا جو ایک دوسرے کی ضد ہو اور اس میں حرف نفی کا استعمال بھی نہ ہو جیسے بہار اور خزاں، غم اور خوشی، سونا اور جاگنا۔

اکبرؔ کے کلام سے ایک مثال:

بہت مشکل ہے نبھنا مشرق و مغرب کا یارانہ
اِدھر صورت فقیرانہ، اُدھر سامان شاہانہ ۲۰

"مشرق اور مغرب"، فقیرانہ اور شاہانہ باہم متضاد الفاظ ہیں۔

طباقِ سلبی:

ایک ہی مصدر سے مشتق دو ایسے الفاظ کسی شعر میں لانا جن میں ایک لفظ مثبت اور دوسرا منفی استعمال ہو۔یعنی دو مثبت لفظوں میں ایک ساتھ حرف نفی (نہ، نہیں، نا) لگا کر اس دوسرے لفظ کا منفی اور متضاد بنایا گیا ہو تو اسے صنعت طباق سلبی کہتے ہیں۔

کلام اکبرؔ سے مثال:

نہ کچھ تکلف، نہ کچھ بناوٹ جو بات تھی دل میں صاف کہہ دی
اگر وہ مانیں تو مہربانی اگر نہ مانیں تو پھر گلہ کیا ۲۱

اس شعر میں "مانیں اور نہ مانیں" طباق سلبی ہے۔

اردو کی شعری روایت میں لسان العصر اکبرؔ الٰہ آبادی کا اپنا الگ رنگ ہے۔ ان کی شاعری ایک خاص نصب العین کی تابع تھی۔ آپ مشرقی تہذیب کے دل دادہ اور مغربی تہذیب کی کورانہ تقلید کے سخت شاکی تھے۔اسی بابت انہوں نے طنزو ظرافت کے لہجے میں مغرب زدہ طبقے کی خوب چٹکیاں لے کر انہیں راہ راست پر لانے کی بھرپور کوشش کی ہیں۔ تاہم اس مقصد کی خاطر خشک اور سنجیدہ طرزِ تکلم کے بجائے اکبرؔ نے شگفتہ اور دل کش اسلوب بیان اختیار کیا۔

اکبرؔ نے فکری لوازمات کے ساتھ فنی محاسن بالخصوص صنائع لفظی اور معنوی کا استعمال احسن طریقے سے کیا ہے جس سے ان کے کلام میں شعری محاسن کا پیدا ہونا فطری امر ہے۔ طنزو مزاح کے مختلف حربوں اور علم بیان وبدیع کے فنکارانہ استعمال سے ان کی شاعری میں حقیقت کا رنگ ابھر کر سامنے آتا ہے۔ ان کی شاعری میں فنی، فکری ہر دو لحاظ سے بو قلمونی، ندرت اور تنوع موجود ہے۔انہوں نے اردو شاعری کی روایتی لفظیات اور کرداروں کو اپنی ذہنی اپچ کے سہارے جدت سے آشنا کیا ہے۔ طنزو مزاح کے مختلف صورتوں کے ساتھ ساتھ ان کے کلام میں علم بیان وبدیع کے مختلف حربوں کا خوب صورت اور فن کارانہ استعمال کیا گیا ہے۔ زیر نظر تحریر میں کلام اکبرؔ کے اسی پہلو کو اجاگر کرنے کی غرض سے مشتے از خروارے کے مصداق چند نمونے پیش کیے گئے ہیں۔

حوالہ جات

1. فصیح ظفر، ڈاکٹر، اکبر الٰہ آبادی ایک سماجی و سیاسی مطالعہ، لاہور: دار الشعور، 2015ء، ص:161
2. غلام حسین ذوالفقار، ڈاکٹر، نقدِ اکبر، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، 1972ء، ص؛77
3. فصیح ظفر، ڈاکٹر، اکبر الٰہ آبادی ایک سماجی و سیاسی مطالعہ، لاہور: دار الشعور، 2015ء، ص173
4. مزمل حسین، ڈاکٹر، اردو میں علم بیان اور علم بدیع کے مباحث، لاہور: مجلس ترقی ادب، 2010ء، ص:131
5. اکبر الٰہ آبادی، کلیات اکبر (جلد دوم)، لاہور: بک ٹاک، 2012ء، ص:110
6. ایضاً، ص:۲۵
7. اکبر الٰہ آبادی، کلیات اکبر (جلد اول)، لاہور: بک ٹاک، 2012ء، ص:547

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

8. اکبرؔ الہ آبادی،کلیاتِ اکبر(جلد دوم)،لاہور:بک ٹاک،۲۰۱۲ء،ص:۵۰
9. اکبرؔ الہ آبادی،کلیاتِ اکبر(جلد اول)،لاہور:بک ٹاک،۲۰۱۲ء،ص:۴۹۲
10. اکبرؔ الہ آبادی،کلیاتِ اکبر(جلد دوم)،لاہور:بک ٹاک،۲۰۱۲ء،ص:۱۸۱
11. اکبرؔ الہ آبادی،کلیاتِ اکبر(جلد اول)،لاہور:بک ٹاک،۲۰۱۲ء،ص:۳۰
12. ایضاً،ص:۵۴۷
13. ایضاً ،ص:۲۹۸
14. ایضاً،ص:۵۳۷
15. اکبرؔ الہ آبادی،کلیاتِ اکبر(جلد دوم)،لاہور:بک ٹاک،۲۰۱۲ء،ص:۵۲
16. اکبرؔ الہ آبادی،کلیاتِ اکبر(جلد اول)،لاہور:بک ٹاک،۲۰۱۲ء،ص:۴۹۰
17. ایضاً،ص:۴۴۹
18. ایضاً،ص:۵۴۷
19. اکبرؔ الہ آبادی،کلیاتِ اکبر(جلد دوم)،لاہور:بک ٹاک،۲۰۱۲ء،ص:۱۹۷
20. اکبرؔ الہ آبادی،کلیاتِ اکبر(جلد اول)،لاہور:بک ٹاک،۲۰۱۲ء،ص:۵۴۷
21. اکبرؔ الہ آبادی،کلیاتِ اکبر(جلد دوم)،لاہور:بک ٹاک،۲۰۱۲ء،ص:۱۹۷

Refrences in Roman Script:

1. Afsah Zafar, Dr, Akbar Allahabadi ek samaji w siyasi mutalia, Lahore: Darualshaoor,2015,p:161
2. Ghulam Hussain Zulfiqar, Dr, Naqad e akbar, Lahore:Sang e mail publications, 1972, P:77
3. Afsah Zafar, Dr, Akbar Allahabadi ek samaji w siyasi mutalia, Lahore: Darualshaoor,2015,p:173
4. Muzamil Hussain, Dr, Urdu miN Elm e bayan w Elm e Bade ky Mabahis,Lahore: Majlas e taraqi Adab, 2010, P:131
5. Akbar Allahabadi, Kuliyat e akbar(Vol:2),Lahore: Book Talk,2012,P:110
6. Ibid,P:25
7. Akbar Allahabadi, Kuliyat e akbar(Vol:2),Lahore: Book Talk,2012,P:547
8. Akbar Allahabadi, Kuliyat e akbar(Vol:2),Lahore: Book Talk,2012,P:50
9. Akbar Allahabadi, Kuliyat e akbar(Vol:1),Lahore: Book Talk,2012,P:492
10. Akbar Allahabadi, Kuliyat e akbar(Vol:2),Lahore: Book Talk,2012,P:181

11. Akbar Allahabadi, Kuliyat e akbar(Vol:1),Lahore: Book Talk,2012,P:30
12. Ibid, P:547
13. Ibid, P:298
14. Ibid, P:537
15. Akbar Allahabadi, Kuliyat e akbar(Vol:2),Lahore: Book Talk,2012,P:52
16. Akbar Allahabadi, Kuliyat e akbar(Vol:1),Lahore: Book Talk,2012,P:490
17. Ibid, P:449
18. Ibid, P:547
19. Akbar Allahabadi, Kuliyat e akbar(Vol:2),Lahore: Book Talk,2012,P:197
20. Akbar Allahabadi, Kuliyat e akbar(Vol:1),Lahore: Book Talk,2012,P:547
21. Akbar Allahabadi, Kuliyat e akbar(Vol:2),Lahore: Book Talk,2012,P:197